سوموار
۱۹۔ ستمبر ۱۹۹۴ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۰۷ | سوموار۔ ۱۲۔ ربیع الثانی ۔۱۴۱۵ھ ۱۹' تبوک ۱۳۷۳ ھش' ۱۹۔ ستمبر ۱۹۹۴ء

اگر تم خدا کے ہو جاؤ تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے

اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہوگے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہوگے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں۔ اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ بات خوب ذہن نشین رہنی چاہئے کہ آخر ایک نہ ایک دن دنیا اور اس کی لذتوں کو چھوڑنا ہے تو پھر کیوں نہ انسان اس وقت سے پہلے ہی ان لذات کے ناجائز طریق حصول چھوڑ دے۔ موت نے بڑے بڑے راستبازوں اور مقبولوں کو نہیں چھوڑا اور وہ نوجوانوں یا بڑے سے بڑے دولت مند اور بزرگ کی پرواہ نہیں کرتی۔ پھر تم کو کیوں چھوڑنے لگی۔ پس دنیا اور اس کی راحتوں کو زندگی کے منجملہ اسباب سے سمجھو اور خدا تعالیٰ کی عبادت کا ذریعہ۔ سعدی نے اس مضمون کو یوں ادا کیا ہے ؎

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است　　　تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است

یہ نہ سمجھو کہ خدا ہم سے خواہ مخواہ خوش ہو جائے اور ہم احتظاظ میں رہیں۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۳۶)

جس قدر نیکیاں ہیں وہ سب در حقیقت اللہ کا احسان ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

انسان فخر اور بڑائی کے عیب میں جب مبتلا ہو جاتا ہے تو بہت سے گناہ اس سے سرزد ہوتے ہیں۔ منجملہ ان کے دوسروں کی عیب چینی بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو وہ انسان جو عیب چین ہو اور کسی (صاحب ایمان) کو فتنہ میں ڈالے پسند نہیں ہے۔

اس میں شک نہیں۔ کہ جو انعامات خدا تعالیٰ بندوں کو دیتا ہے۔ وہ محض اپنے فضل اور احسان سے ہی دیتا ہے۔ دیکھو ایک نماز پڑھنے والے کو نماز پڑھنے کی طاقت کہاں سے ملی ہے۔ ظاہر ہے خدا تعالیٰ سے۔ انسان کی آنکھیں ہیں۔ اس کا دل ہے۔ انگلیاں ہیں۔ غرض جتنے وہ اعضاء ہیں جن کو انسان عبادت میں لگاتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی بخشش اور انعام ہیں۔ اس لئے ان کے ذریعہ سے جو نتیجہ برآمد ہو گا۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہی ہے۔ اور یہ ایسی ہی بات ہے کہ جس طرح کسی کو کوئی کچھ چیزیں دے اور کہدے کہ تم ہماری ان دی ہوئی چیزوں کو خرچ کرو۔ اور ان سے فائدہ اٹھاؤ۔ اب جب وہ ان سے فائدہ اٹھائے گا۔ تو اس کا دینے والے پر کوئی احسان نہیں ہو گا۔ بلکہ دینے والے کا اس پر احسان ہو گا۔ اسی طرح انسان جب خدا تعالیٰ کی دی ہوئی چیزوں کو اسی کی راہ میں صرف کر کے انعام حاصل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس انعام کا نام جزاء رکھتا ہے۔ جو کہ اس احسان اور محض بندہ نوازی اور اپنے غلاموں کی قدر افزائی ہے کہ اس کا نام جزا رکھتا ہے۔ کیونکہ ہماری اپنی تو کوئی چیز نہیں۔ ہر ایک چیز اسی کی دی ہوئی ہے۔

غرض جس قدر نیکیاں ہیں۔ وہ سب در حقیقت خدا تعالیٰ کا احسان ہیں۔ انسان کی ہنرمندی کا ان میں کچھ بھی دخل نہیں لیکن پھر بھی خدا تعالیٰ ان کا نام جزا رکھتا ہے۔ جو صرف قدر افزائی اور مزید احسان کرنے کے لئے ہے۔

بعض لوگوں کا بعض پر کسی قسم کا حق ہوتا ہے۔ جس کے لینے کے وہ اس لئے حقدار ہوتے ہیں کہ انہوں نے فی الواقعہ ان کا کوئی کام کیا ہوتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ جو انسان کے کاموں کا اجر دیتا ہے۔ وہ اس لئے نہیں دیتا۔ کہ انسان اس کا کوئی کام کرتا ہے۔ بلکہ وہ صرف اس لئے انسان کا حق کہلاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے اوپر اس کو مقرر کر لیا ہے۔ اور خود اس کا نام حق رکھ دیا ہے۔ ورنہ بندہ کا خدا تعالیٰ پر کیا حق ہے۔ اگر کوئی انسان فرائض بھی ادا کر رہا ہے۔ تو وہ خدا تعالیٰ کا کوئی کام نہیں کرتا کیونکہ وہ سب طاقتیں جن کے ذریعہ فرائض کو پورا کرتا ہے انسان کو خدا ہی کی دی ہوئی ہیں۔ پس فرائض کے ادا کرنے میں جو اجر خدا تعالیٰ دیتا ہے اگرچہ وہ اس کا نام

باقی صفحہ ۷ پر

خصوصی درخواست دعا

○ محترمہ مجیدہ شاہنواز صاحبہ بیگم محترم چوہدری شاہنواز صاحب کی حالت دل کے دورے کے بعد اب سنبھل گئی ہے۔ ان کو انتہائی نگہداشت کے وارڈ سے عام کمرے میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ خصوصی توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کریں۔ مولا کریم اپنے خاص فضل سے محترمہ بیگم صاحبہ کو جلد از جلد کامل شفا عطا کرے۔

○ محترم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد تحریر کرتے ہیں۔
خاکسار کی اہلیہ سیدہ صالحہ بانو صاحبہ ایک عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ احباب موصوفہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال و تدفین

○ مکرم ڈاکٹر نصیر احمد صاحب رانا کو مورخہ ۱۴۔ ستمبر ۹۴ء کو قبرستان عام نمبر ا ربوہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ وہ مورخہ ۴۔ ستمبر کو کینیڈا میں دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے تھے۔ ان کی عمر ۳۲ سال تھی۔

مکرم ڈاکٹر نصیر احمد رانا صاحب کا جنازہ ۱۲۔ ستمبر کو کینیڈا سے ربوہ پہنچا۔ جنازہ دار الضیافت میں رکھا گیا۔ خیال تھا کہ ان کے والد مکرم صوبیدار بشیر احمد صاحب ۱۴ تاریخ کو بیرون ملک سے واپس آجائیں گے۔ مگر وہ نہ پہنچ سکے۔ لہذا ۱۴۔ ستمبر کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد شاہد مورخ احمدیت نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد قبرستان عام نمبر ا میں تدفین عمل میں آئی۔ جہاں محترم مولانا محمد احمد صاحب جلیل مفتی سلسلہ نے دعا کرائی۔

مکرم ڈاکٹر نصیر احمد صاحب رانا مکرم عبدالحق صاحب ٹورانٹو کینیڈا کے داماد تھے۔ محترم نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل کی بھانجی مکرمہ امتہ الرشید صاحبہ کے بیٹے تھے۔

احباب کرام سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے اور اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین۔

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۹- تبوک ۱۳۷۳ ہش ۱۹- ستمبر ۱۹۹۴ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

○ بعض آدمی دیکھے گئے ہیں کہ جب کوئی ابتلاء آجائے تو گھبرا اٹھتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے شکوہ کرنے لگتے ہیں ان کی طبیعت میں ایک افسردگی پائی جاتی ہے کیونکہ وہ صلح جو کلی طور پر خدا تعالیٰ سے ہونی چاہئے ان کو حاصل نہیں ہوتی۔ خدا تعالیٰ سے انسان کی اسی وقت تک صلح رہ سکتی ہے کہ جب تک اس کی مانتا رہے۔

○ دنیا اور دنیا کی خوشیوں کی حقیقت لہو و لعب سے زیادہ نہیں' عارضی اور چند روزہ ہیں اور ان خوشیوں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان خدا سے دور جا پڑتا ہے' مگر خدا کی معرفت میں جو لذت ہے وہ ایک ایسی چیز ہے جو کہ نہ آنکھوں نے دیکھی نہ کانوں نے سنی نہ کسی اور حس نے اس کو محسوس کیا ہے۔ وہ ایک چیر کر نکل جانے والی چیز ہے۔ ہر آن ایک نئی راحت اس سے پیدا ہوتی ہے جو پہلے نہیں دیکھی ہوتی۔

○ تقویٰ بڑی چیز ہے' خوارق کا صدور بھی تقویٰ ہی سے ہوتا ہے اور اگر خوارق نہ بھی ہوں پھر بھی تقویٰ سے عظمت ملتی ہے۔ تقویٰ ایک ایسی دولت ہے کہ اس کے حاصل ہونے سے انسان خدا تعالیٰ کی محبت میں فنا ہو کر نقشِ وجود مٹا سکتا ہے۔ کمال تقویٰ کا یہی ہے کہ اس کا اپنا وجود ہی نہ رہے اور صیقل زدم آں قدر کہ آئینہ نماند کا مصداق ہو جائے۔

○ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی' میری موت' میری قربانیاں' میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور حضرت ابراہیمؑ کی طرح اس کی روح بول اٹھے (میں تمام جہانوں کے رب کی فرمانبرداری اختیار کر چکی ہوں- البقرہ ۱۳۲)

○ اگر اللہ تعالیٰ کی عظمت و جبروت اور اس کی خشیّت کا غلبہ دل پر ہو اور اس میں ایک رقّت اور گداز ش پیدا ہو کر خدا کے لئے ایک قطرہ بھی آنکھ سے نکلے' تو وہ یقیناً دوزخ کو حرام کر دیتا ہے۔ پس انسان اس سے دھوکا نہ کھائے کہ میں بہت روتا ہوں۔ اس کا فائدہ بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ آنکھ دکھنے آجائے گی اور یوں امراض چشم میں مبتلا ہو جائے گا۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خدا کے حضور اس کی خشیّت سے متاثر ہو کر رونا دوزخ کو حرام کر دیتا ہے۔

جو کچھ بھی کہنا ہے تم کہنے سے مت شرماؤ
اوروں کی باتیں بھی سنو اور اپنی کہتے جاؤ
باتیں ہوں دلچسپ اور یہ دلچسپی بڑھتی جائے
مجلس کا تو لطف یہی ہے مجلس کو گرماؤ

ابو الاقبال

تُم

مراد دردِ دل تم ہو۔ ہمارے دلربا تم ہو
تمہارا مدّعا ہم ہیں۔ ہمارا مدعا تم ہو

مری خوشبو۔ مرا نغمہ۔ مرے دل کی غذا تم ہو
مری لذت۔ مری راحت۔ مری جنّت۔ شہا تم ہو

مرے دلبر۔ مرے دلدار۔ گنجِ بے بہا تم ہو
صنم تو سب ہی ناقص ہیں صفتاً کامل خدا تم ہو

مرے ہر درد کی۔ دکھ کی۔ مصیبت کی دوا تم ہو
رجا تم ہو۔ غنا تم ہو۔ شفا تم ہو۔ رضا تم ہو

جفائیں ہوں۔ وفا تم ہو۔ دعائیں ہوں۔ عطا تم ہو
طلب میں ہوں۔ سخا تم ہو۔ غرض میرے پیا تم ہو

مرا دن تم سے جگمگ ہے۔ مری شب تم سے ہے جھم جھم
مرے شمس الضحیٰ تم ہو۔ مرے بدر الدجیٰ تم ہو

سجھائی کچھ نہیں دیتا۔ تمہارا گر نہ ہو جلوہ
کہ دل کی روشنی تم ہو۔ اور آنکھوں کی ضیا تم ہو

"ملائک جس کی حضرت میں کریں اقرار لاعلمی"
وہ علّامُ الغیوب اور واقفِ سِرّ و خفا تم ہو

بہت صیقل کیا ہم نے۔ جلا دیتے رہے ہر دم
کہ تا اس دل کے آئینے میں میرے۔ رونما تم ہو

کہاں جائیں۔ کدھر دوڑیں۔ کسے پوچھیں۔ کہاں پہنچیں
شکستوں کو سنبھالو۔ ہادیٔ راہِ ہدیٰ تم ہو

تمہی مخفی ہو ہر شے میں۔ تمہی ظاہر ہو ہر لَے میں
ازل کی ابتدا تم ہو۔ ابد کی انتہا تم ہو

الستُ پشتِ آدم میں کہا تھا جس کو۔ وہ میں تھا
سنا قولِ بلیٰ جس نے وہ میرے ربّنا تم ہو

تباہی سے بچا کر گود میں اپنی مجھے لے لو
کہ فانی ہے یہ سب دنیا۔ بس اک روحِ بقا تم ہو

میں شاکر گر ہوں نعمت کا۔ تو صابر بھی مصیبت پر
کہ الفت کی جزا تم ہو۔ محبت کی سزا تم ہو

ہر اک خوبی مری فیضِ خداوندی کا پرتو ہے
خرد۔ حکمت۔ بصیرت۔ معرفت۔ ذہنِ رسا تم ہو

"مرا ہر جا کہ مے بینم۔ رخِ جاناں نظر آید"
حیاتِ خلق۔ نورِ روح۔ عالم کی ضیا تم ہو

لگایا عشق ہم سے خود۔ تو پھر ہم بھی لگے مرنے
تمہارے مبتدا ہم تھے۔ ہمارے منتہا تم ہو

عنایت کی نظر ہو کچھ۔ کہ اپنی ہے حقیقت کیا
تمہاری خاک پا ہم ہیں۔ ہماری کیمیا تم ہو

بھنور میں میری کشتی ہے۔ بچا لو غرق ہونے سے
حوالے یہ خدا کے ہے۔ اب اس کے ناخدا تم ہو

"شبِ تاریک و بیمِ موج و گردابے چنیں ہائل"
مصائب خواہ کتنے ہوں۔ ہمارا آسرا تم ہو

ہر اک ذرے میں جلوہ دیکھ کر۔ کہتی ہیں یہ آنکھیں
تمہی تم ہو۔ تمہی تم ہو۔ خدا جانے کہ کیا تم ہو

نہ تم اس ہاتھ کو چھوڑو۔ نہ ہم چھوڑیں گے یہ دامن
غلامِ میرزا ہم ہیں۔ خدائے میرزا تم ہو

الٰہی بخشدو میری خطائیں۔ میری تقصیریں
کہ غفّار الذّنوب اور ماحیٔ جرم و خطا تم ہو

مناجاتیں تو لاکھوں تھیں۔ مگر اک جنبشِ سر سے
پسند اس کو کیا جس نے' وہ میرے کبریا تم ہو

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل

دعا کے ذریعہ سے تدابیر کو تلاش کرو

جیسا کہ تدبیر اور دعا کا باہمی رشتہ قانون قدرت کی شہادت سے ثابت ہوتا ہے ایسا ہی صحیفہ فطرت کی گواہی سے بھی یہی ثبوت ملتا ہے جیسا کہ دیکھا جاتا ہے کہ انسانی طبائع کسی مصیبت کے وقت جس طرح تدبیر اور علاج کی طرف مشغول ہوتی ہیں ایسا ہی طبعی جوش سے دعا اور صدقہ اور خیرات کی طرف جھک جاتی ہیں (-) پس یہی ایک روحانی دلیل اس بات کی ہے کہ انسان کی شریعت باطنی نے بھی قدیم سے تمام قوموں کو یہی فتویٰ دیا ہے کہ وہ دعا کو اسباب اور تدابیر سے الگ نہ کریں بلکہ دعا کے ذریعہ سے تدابیر کو تلاش کریں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

تلقین عمل

اس کے بعد میں خدام الاحمدیہ کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ خدام کی عمر ہی ایسی ہوتی ہے جس میں صاحب ایمان شکل اور صاحب ایمان کا دل کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ دنیا میں کئی قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں بعض تو ایسے ہوتے ہیں جن کی شکل بھی صاحب ایمان کی ہوتی ہے اور دل بھی صاحب ایمان کا ہوتا ہے۔ اور بعض ایسے ہوتے ہیں جن کی شکل تو صاحب ایمان والی ہوتی ہے مگر دل کافر ہوتا ہے۔ اور بعض ایسے ہوتے ہیں جن کی شکل تو کافروں والی ہوتی ہے مگر دل صاحب ایمان والا ہوتا ہے اور بعضوں کی شکل بھی کافروں والی ہوتی ہے اور دل بھی کافروں والا ہوتا ہے گویا صاحب ایمان دل اور کافر شکل دنیا میں۔ کافر دل اور صاحب ایمان دل اور صاحب ایمان شکل اور کافر دل اور کافر شکل یہ چار قسم کے دنیا میں پائے جاتے ہیں جس کا دل بھی صاحب ایمان ہے اور شکل بھی صاحب ایمان ہے وہ بڑا مبارک انسان ہے کیونکہ اس کا ظاہر بھی اچھا ہے اور اس کا باطن بھی اچھا ہے۔ ایسا شخص جب خدا تعالیٰ کی طرف جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے پہچان لیتا ہے اور کہتا ہے یہ میرا بندہ ہے اور جب وہ بندوں کی طرف منہ کرتا ہے تو بندے بھی کہتے ہیں یہ شخص خدا تعالیٰ کے دین کا سپاہی ہے۔ اور جس کی شکل صاحب ایمان والی ہے مگر دل کافر ہے وہ جب دنیا کی طرف منہ کرتا ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ بھی دین حق کی شوکت بڑھانے کا موجب ہے مگر جب خدا تعالیٰ کی طرف جاتا ہے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ دین حق کا غدار ہے۔ اور جس کی شکل کافروں والی ہے مگر دل صاحب ایمان ہے اسے جب صاحب ایمان بندے دیکھتے ہیں تو یہ دین حق کی شوکت کو کم کرنے کا موجب ہے مگر جب وہ خدا تعالیٰ کی طرف جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے اس بندے کا میرے ساتھ تعلق ہے مگر وہ اس بات پر افسوس کرتا ہے کہ یہ شخص اتنی دور سے میرے ملنے کے لئے آیا لیکن دروازے پر آکر بیٹھ گیا ہے۔ ایک دو قدم اور اٹھائے اور مجھ تک پہنچ سکتا ہے۔ مگر وہ دو قدم نہیں اٹھاتا اور دروازے پر آکر بیٹھ جاتا ہے اس کی مثال بالکل ایسی ہی ہوتی ہے جیسے کوئی شخص ۱۷۰۰۔ گز چل کر تو اپنے محبوب سے ملنے کے لئے چلا جائے مگر جب ۶۰۔ گز باقی رہ جائیں تو وہ وہیں بیٹھ جائے ایسا شخص قریب پہنچ کر بھی خدا تعالیٰ کے دیدار سے محروم رہتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ اس کی حالت پر افسوس کرتا ہے کہ وہ مجھ سے ملنے کے لئے تو آیا مگر چند قدم نہ اٹھانے کی وجہ سے پیچھے بیٹھے رہنے پر مجبور ہو گیا۔ پھر بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کی شکل بھی کافروں جیسی ہوتی ہے اور دل بھی کافروں والا ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں سے کسی کو دھوکا نہیں لگتا کیونکہ ان کا بھی ظاہر و باطن یکساں ہوتا ہے یہ وہ زمانہ ہے جس میں عیسائیت نے اگر دلوں کو کافر نہیں بنایا تو اس نے انسانی چہروں کو ضرور کافر بنا دیا ہے اور بہت سے نوجوان اس مرض میں مبتلا ہیں کہ وہ مغربی تہذیب اور مغربی تمدن کے دلدادہ ہو رہے ہیں۔ وہ اپنے سروں کے بال اپنی داڑھیوں اور اپنے لباس میں مغرب کی نقل کرنا ضروری سمجھتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی شکل کافروں والی بن جاتی ہے اور رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنی ظاہری شکل کسی اور قوم کی طرح رکھتا ہے وہ ہم سا نہیں یعنی جب ہم کسی کو دیکھیں گے تو اس کی شکل ہندوؤں سے ملتی ہے یا عیسائیوں سے ملتی ہے تو ہمیں اس پر اعتبار نہیں آئے گا۔ اور ہم سمجھیں گے کہ یہ بھی انہی سے ملا ہوا ہے۔ اور جب ہمیں اعتبار نہیں آئے گا تو یہ لازمی بات ہے کہ کوئی ذمہ داری کا کام اس کے سپرد نہیں کیا جائے گا۔ اور اس طرح وہ نیکی کے بہت سے کاموں سے محروم ہو جائے گا۔ پس میں نوجوانوں سے کہتا ہوں کہ وہ صاحب ایمان دل اور صاحب ایمان شکل بنائیں اور مغربیت کی تقلید کو چھوڑ دیں۔ میں نے پچھلے سال بھی بتایا تھا کہ تمہارا کام یہ ہے کہ تم مغربی تہذیب کو تباہ کر دو اور اس کی بجائے دین حق کی تعلیم دین حق کے اخلاق دین حق کی تہذیب اور دین حق کے تمدن کو قائم کرو۔ بے شک تم دین حق کی خدمت دعوت الی اللہ کے ذریعے کرو گے تلوار کے ذریعہ نہیں مگر دین حق کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ مربی کی شکل صاحب ایمان والی ہو۔

> وہ نہایت وفادار خدا ہے اور وفاداروں کے لئے اس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں۔ دنیا چاہتی ہے کہ ان کو کھا جائے اور ہر ایک دشمن ان پر دانت پیستا ہے مگر وہ جو ان کا دوست ہے ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے ان کو بچاتا اور ہر ایک میدان میں ان کو فتح بخشتا ہے۔ کیا ہی نیک طالع وہ شخص ہے جو اس خدا کا دامن نہ چھوڑے۔
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

لجنہ کالم

حسن آرا منیر

دوش بدوش

حسن آرا منیر اپنی کتاب دوش بدوش میں مزید کہتی ہیں:-

۱۹۳۴ء کا سال جماعت کے لئے بہت اہم سال ہے۔ جب مخالفین نے جماعت احمدیہ کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی خفیہ کوششیں اور سازشیں اپنی انتہا کو پہنچا دیں تو اس وقت رب العرش اپنے بندے کی تائید و نصرت کے لئے آسمان سے اترا اور حضرت صاحب کے دل میں یہ تحریک (تحریک جدید) نازل فرمائی۔ جو تحریک جدید کے نام سے موسوم ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے اس تحریک کے تحت انیس مطالبات جماعت کے سامنے رکھے جن میں یہ مطالبات بھی شامل تھے۔

۱۔ نوجوان اشاعت دین حق کے لئے زندگیاں وقف کریں۔

۲۔ احمدی ایک خاص چندہ میں حصہ لیں جس کے ذریعہ دین حق کی بیرونی ممالک میں اشاعت ہو سکے۔

۳۔ تمام احمدی مرد و زن سادہ زندگی اختیار کریں۔ ایک کھانا کھائیں سادہ لباس پہنیں وغیرہ۔

یہ تحریک بہت بابرکت ثابت ہوئی۔ شروع میں تحریک جدید کا چندہ وقتی عارضی اور محدود قسم کا سمجھا گیا لیکن بعد ازاں اسے خدائی تقدیر کے ماتحت اتنی وسعت حاصل ہوئی کہ جہاں تک دین حق کی بیرونی اشاعت کا تعلق ہے یہ چندہ گویا اس نظام کی ریڑھ کی ہڈی بن گیا۔ اس تحریک کے تحت خداوند کریم نے جماعت کو بہت وسعت اور ترقی عطا کی اور دنیا کے کونے کونے میں دین حق کی نشر و اشاعت کا کام ہوا۔ خانہ ہائے خدا کی تعمیر ہوئی۔ دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم ہوئے۔ مشن ہاؤسز تعمیر ہوئے۔ سکول ہسپتال تعمیر کئے گئے۔ اخبارات و رسائل جاری ہوئے اور جماعت کے مرد و زن ۱۹۳۴ء سے اب تک اس تحریک میں ہر سال پہلے سے بڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔

تحریک جدید کے ابتدائی مجاہدین کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک کشف کے مطابق پانچ ہزار فوج کا نام دیا گیا جس کی تعداد اب لاکھوں میں پہنچ چکی ہے۔ اور دین حق کے احیاء اور اس کے جھنڈے کو تمام دنیا میں سر بلند رکھنے کے لئے مجاہدین کے اس لشکر میں احمدی خواتین بھی آپ کو مردوں کے دوش بدوش کھڑی نظر آئیں گی۔

ڈاکٹر فہمیدہ منیر اپنی کتاب غنچہ و گل میں مزید کہتی ہیں:-

آپ دوران حمل اونچی ایڑی نہ پہنیں۔ زیادہ تنگ اور چست لباس نہ پہنیں۔ بہت زور سے کس کر ازار بند نہ باندھیں۔ بلکہ ہو سکے تو شلوار میں الاسٹک ڈال لیں۔ کھلے کپڑے پہنیں۔ اور خاص طور پر رات کو زیر جامہ کپڑے اتار دیں دن میں اپنے روزمرہ کے استعمال سے ایک نمبر بڑی Bra پہنیں۔

اگر آپ نے دوران حمل کام کاج کیا ہے، پیدل چلتی رہی ہیں تو آپ کے سینہ کے عضلات اپنا آپ سنبھالنے اور پیٹ کے عضلات بچہ کو سہارا دینے کے قابل ہوں گے اور آپ کا پیٹ لٹکے گا نہیں۔ لیکن اگر آپ نے اپنا وزن زائد کر لیا ہے تو پیٹ لٹکنے کا اندیشہ ہے۔ ایسی صورت میں حمل کے آخری ایام میں پیٹ کے عضلات کو سہارا دینے کے لئے موٹے ململ کے ڈوپٹے کو چار تہیں کر کے پیٹ کے گرد باندھ لیں۔ تاکہ بچے کا وزن پیٹ کے عضلات پر پڑ کر اسے ڈھیلا اور کمزور نہ کر دے۔ پیٹ پر بچے کا ابھار عام طور پر چوتھے ماہ کے وسط میں ظاہر ہوتا ہے پیٹ بڑھنے پر پیٹ کے عضلات کھنچتے ہیں اور یہ کھنچاؤ خارش پیدا کرتا ہے۔ اگر آپ تیز ناخنوں سے زور زور سے خارش کریں گی تو پیٹ بچے کی پیدائش کے بعد جب اپنی طبعی حالت پر آئے گا تو خارش کرنے کے نقش و نگار واضح ہو جائیں گے۔ پیٹ سخت بھدا لگے گا اور نشان تا عمر باقی رہ جائیں گے۔ ناخن سے خارش نہ کریں۔ کسی ململ کے کپڑے سے ہلکے ہلکے خارش کر لیں۔ یا زیتون کا تیل یا گرمی کا موسم ہو تو اس میں اچھا سا پاؤڈر لگا کر مل لیں۔ اور موسم کے لحاظ سے گرم یا ٹھنڈے پانی سے روزانہ غسل کریں۔

بعض دفعہ حمل کے دوران گردن بغلیں اور زیر ناف کے حصہ کی جلد کی رنگت سیاہ ہو جاتی ہے۔ یا چھائیاں پڑ جاتی ہیں اس پر دل برداشتہ نہ ہوں۔ جسم کے خون میں بعض غدودوں کی رطوبتیں قدرے زائد مقدار میں شامل ہو جاتی ہیں یہ اس لئے ہوتا ہے۔ بچہ کی پیدائش کے چھ ہفتے بعد یہ اثرات زائل ہو جاتے ہیں۔ چھائیوں کے لئے ابٹن اور کریموں کا استعمال نہ کریں بلکہ اپنی غذا کی طرف دھیان دیں۔ زائد چکنائی، گرم مصالحے، ادرک، خشک میوے اور بہت زیادہ میٹھی اور بہت ترش اشیاء اچار چٹنی مرچوں وغیرہ سے پرہیز کریں تو آپ کی جلد بہت حد تک بچی رہے گی۔ زیادہ تیز دھوپ میں چلنے اور بیٹھنے سے پرہیز کریں۔ سخت سردی اور ٹھنڈی تیز ہوا سے بچیں۔

باقی صفحہ ۷ پر

امۃ الحی سیفی

ذوالفقار علی خان گوہر۔ایک عظیم شاعر

ذوالفقار علی خانؔ گوہر برصغیر کے دو عظیم لیڈروں مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی کے برادر اکبر اور مولانا عبدالمالک خان صاحب (سابق ناظر اصلاح وارشاد) کے والد محترم تھے۔

خان صاحب کا تعلق رامپور کے ایک خوشحال گھرانے سے تھا۔ آپ ۱۸۶۹ء میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد کی وفات کے بعد اپنے گھر کی ذمہ داری سنبھالی اور اپنے چھوٹے بھائیوں کی تعلیم کی راہ ہموار کی۔ ریاست رامپور میں ۱۹۱۸ء تک محکمہ آبکاری میں سپرنٹنڈنٹ کے عہدے پر فائز رہے۔ ریاست کے کئی عمائدین نواب صاحب کی قربت اور احمدیت کے باعث جلتے تھے۔ ایک مرتبہ مقدمہ بھی ہوا لیکن پھر بری ہو گئے۔ اسی وجہ سے انہوں نے ریاست کی ملازمت چھوڑ دی۔

احمدیت سے تعارف:۔ ۱۸۸۸ء کی بات ہے۔ ریاض الاخبار گورکھپور میں حضرت بانی سلسلہ احمدیت کا ایک خط الیگزنڈر رسل ویب سفیر امریکہ کے نام شائع ہوا۔ اس کے پڑھتے ہی خان صاحب نے سمجھ لیا کہ جو آنے والا تھا وہ آگیا۔ اپنے بھائی نوازش علی اور ایک اور صاحب جو پاس تھے ان کو بتایا اور پھر جا کر بیعت کر لی۔ آپ کو تاریخ احمدیت میں بعض اہم امتیازات حاصل ہوئے۔

شاعری:۔ حضرت ذوالفقار علی خان گوہر اپنے وقت کے ایک عظیم شاعر تھے۔ جنہوں نے اس وقت کے تقاضوں ساغر و مینا' گل و بلبل اور فرضی محبوبہ کے قصوں کو چھوڑ کر مقصدیت اور مذہب سے والہانہ لگاؤ پر اپنی توجہ مرکوز کی۔ احمدیت سے قبل ان کی غزلوں میں مسلمانوں کی زبوں حالی۔ سرسید احمد خان کی تعلیمی سرگرمیوں اور علی گڑھ کالج کی تعریف کے متعلق نظمیں ملتی ہیں۔ لیکن احمدیت نے تو ان کا رنگ ڈھنگ ہی بدل دیا۔ خان صاحب سے کئی مرتبہ یہ سوال کیا گیا کہ آپ کے چھوٹے بھائیوں نے تو ہندوستان کی آزادی کیلئے بڑی جدوجہد کی ہے اور شہرت پائی ہے آپ نے اس کارِ خیر میں حصہ کیوں نہیں لیا۔ آپ جواب دیتے کہ چھوٹے بھائیوں نے تو خدمت کا ایک چھوٹا سا میدان یعنی ملک کی آزادی کو اپنایا مطمح نظر بنایا ہے۔ میں بڑا بھائی ہوں اور خدا نے مجھے اس سے بہت بڑے کام یعنی ساری دنیا کی شیطان سے آزادی کی تحریک میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور آپ نے اپنے اس قول کو سچا بھی ثابت کر کے دکھایا۔ آپ اس دور کے عظیم شاعر نواب فصیح الملک داغ دہلوی کے اولین شاگردوں میں سے تھے آپ کو اپنے استاد سے بڑی عقیدت تھی۔ آپ اکثر ان کے پاس جایا کرتے اور خط و کتابت بھی جاری رکھی۔ مولانا محمد علی جوہر اپنے ایک مکتوب بنام عبدالماجد دریابادی میں لکھتے ہیں۔

"میرے حقیقی بھائی ذوالفقار علی روزانہ داغ کے گھر جاتے تھے اور مجھے بھی لے جاتے تھے داغ نے پہلے دن ہی پوچھا کچھ شعر بھی یاد ہیں۔ میری عمر بہت ہی کم تھی۔ لیکن بھائی نے کچھ اشعار یاد کروائے تھے۔ جنہیں میں نہایت شان سے کڑک کے پڑھتا تھا۔ میں نے داغ کے چند شعر انہیں سنا دیئے۔ سن کر پھڑک اٹھے۔ اور کہا اسے میرے پاس لایا کرو۔ جناب والا! اگر اس کے بعد میں یہ دعویٰ کروں کہ میں شعر و سخن کی گود میں پلا ہوں تو بے جا نہ ہو گا"

رئیس احمد جعفری نے اپنی کتاب "سیرت محمد علی" میں ذوالفقار علی خان صاحب کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"بہترین شاعر ہیں۔ تغزل میں اپنا رنگ سب سے الگ رکھتے ہیں بوڑھے ہو چکے ہیں۔ لیکن نہایت زندہ دل۔ ملنسار شفیق خلیق اور شوخ طبع بزرگ ہیں۔ صحت بھی اچھی ہے۔ جوانوں سے زیادہ محنت کرتے ہیں"۔

خان صاحب کا منظوم کلام "کلام گوہر" کے نام سے آپ کے صاحبزادے محترم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب نے ترتیب دیا ہے۔ بلاشبہ یہ اردو ادب میں ایک گراں قدر اضافہ ہے۔ اس کو پڑھ کر ان کی شخصیت کے مزید کئی پہلو روشن ہوتے ہیں۔ مقصدیت سے بھرپور عمدہ شاعری ہے۔ ابھی ان کا بہت سا کلام تو تقسیم ملک کی نذر ہو گیا۔ لیکن پھر بھی بقیہ کلام بہت مفید اور اثر انگیز ہے۔ اس میں جہاں مذہب سے والہانہ عقیدت کی جھلک نظر آتی ہے وہاں امام جماعت سے گہری وابستگی کا اظہار بھی ہے۔

کلام گوہر میں پہلے حمدیہ اشعار ہیں۔ پھر نعتیہ کلام پیش کیا گیا ہے۔ اس کے بعد دینی نظمیں ہیں۔

اس کے بعد نذرانہ عقیدت بجناب حضرت امام جماعت الثانی ہے یہ سب نظمیں اپنے اندر گداز کی کیفیت رکھتی ہیں۔ امام جماعت الثانی کے ساتھ جس وابستگی کا اظہار خان صاحب نے کیا ہے اس کی حدیں وارفتگی کے ساتھ ملتی ہیں۔ "(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی) کون ہے" کے عنوان سے ایک نظم ہے جس میں انہوں نے ان ساری خدائی خبروں کو منظوم شکل میں پیش کیا ہے۔

ہے دو شنبہ برکتوں والا دو شنبہ ہے ضرور
نور آتا ہے جہاں کے واسطے آتا ہے نور
ہو گا وہ فرزند دلبند و گرامی ارجمند
حق نے اس کا رتبہ کر دیا کیسا بلند .....

اس کے بعد مسلم جانباز سے خطاب' احمدی نوجوانوں سے خطاب اور محوری طاقتوں سے خطاب شامل ہے۔ خان صاحب نے اپنے کلام میں سہروں کو بھی جگہ دی۔ متفرق تقریبات پر بھی اشعار اور نظمیں ہیں۔ ان کے کلام میں مرثیے بھی کافی ہیں۔ جو آپ نے مختلف لوگوں کی وفات پر لکھے۔ تین قصیدے جن میں پہلا قصیدہ بہاریہ جو شیخ سعدی کے قصیدہ کے جواب میں ہے۔ دوسرا قصیدہ مسٹر آر پی ڈبلیو ہرسٹ کی مدح ہے اور تیسرا نعتیہ قصیدہ ہے۔ خان صاحب کی غزلیں اپنے اندر تغزل کا بہترین رنگ رکھتی ہیں۔ فرماتے ہیں۔

امتحاں لینا تھا شوقِ دیدِ مجنوں کا اسے
ورنہ لیلیٰ دشت میں پردہ کش محمل نہ تھی
دور ہی سے جذبِ دل نے کہہ دیا سب دردِ دل
کیا ہوا گر بزم میں قربت مجھے حاصل نہ تھی

پھر لکھتے ہیں:۔

تیری گردش میں کیا شے ہے تغیر جس سے ہوتے ہیں
پلٹ دیتا ہے تقدیروں کو تو اے آسمان کیونکر

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:۔

موتیوں میں تولنے کے ہیں یہ گوہر اشکِ خون
رکھ امید اللہ سے دن رات تو رویا نہ کر

علامہ اقبال کے کلام میں جسطرح کئی فلسفے ملتے ہیں۔ اسی طرح خان صاحب کے ہاں بھی حسن و عشق اور عشق و عقل وغیرہ کے فلسفے پائے جاتے ہیں۔ علامہ اقبال کی ایک نظم

کبھی اے حقیقتِ منتظر نظر آ لباسِ مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری اک جبینِ نیاز میں

خان صاحب نے بھی اسی وزن پر ایک نظم لکھی جو ۲۲ نومبر ۱۹۳۸ء کے الفضل میں چھپی۔

میری جان اس پہ نثار ہے میرے دل کو جس سے قرار ہے
جو رفیق ہے میرا سوز میں' جو شفیق ہے میرا ساز میں
غمِ عشقِ یار میں ہو بسر یہی گوہر اپنی ہے آرزو
نہ مزا ہے عمرِ قلیل میں نہ مزا ہے عمرِ دراز میں

غرضیکہ خان صاحب نے نہایت عمدہ شاعری کی ہے۔ اس میں کچھ لوریاں اور بچوں کے گیت۔ بعض انگریزی نظموں کے ترجمے بھی شامل ہے۔ خان صاحب نے اپنی شاعری کو احمدیت قبول کرنے کے بعد نئے رنگ میں ڈھال کر جماعت کو نہایت قیمتی اثاثے سے نوازا ہے۔ کلامِ گوہر کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ بات عیاں ہو جاتی ہے۔ کہ خان صاحب اپنے زمانے کے عظیم شاعر تھے۔ جنہوں نے واقعی اپنے لئے ایک چھوٹے میدان کا انتخاب نہیں کیا بلکہ ایک بہت بڑے کام میں ہاتھ ڈالا۔ اور آپ نے اس کا حق بھی ادا کیا اور اس میں کامیاب رہے۔

خدا تعالیٰ نے خان صاحب کو دولت' عزت' مردانہ حسن' پاکیزہ اخلاق' شگفتہ مزاجی' ادبی ذوق' دین کا علم اور فہم سب کچھ عطا کیا۔ اور آپ نے بھی ان سب چیزوں کو بااحسن طریق پر اپنے اندر جذب کر لیا۔ اور پھر اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کی۔

گو کہ ان کا کلام بہت مختصر ہے لیکن جامع ہے۔ پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب نے اس کو جمع کر کے ان کی دیرینہ خواہش کو پورا کر دیا ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں بھی اس کا اجر دے۔

ارشاداتِ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

پاک اور کامل تعلیم قرآن شریف کی ہے جو انسانی درخت کی ہر ایک شاخ کی پرورش کرتی ہے۔ اور قرآن شریف صرف ایک پہلو پر زور نہیں ڈالتا۔ بلکہ کبھی تو عفو اور درگذر کی تعلیم دیتا ہے مگر اس شرط سے کہ عفو کرنا قرین مصلحت ہو اور کبھی مناسب محل اور وقت کے مجرم کو سزا دینے کے لئے فرماتا ہے۔ پس درحقیقت قرآن شریف خدا تعالیٰ کے اس قانون قدرت کی تصویر ہے جو ہمیشہ نظر کے سامنے ہے۔ یہ بات نہایت معقول ہے کہ خدا کا قول اور فعل دونوں مطابق ہونے چاہئیں۔ یعنی جس رنگ اور طرز پر دنیا میں خدا تعالیٰ کا فعل نظر آتا ہے ضرور ہے کہ خدا تعالیٰ کی سچی کتاب اپنے فعل کے مطابق تعلیم کرے۔ نہ یہ کہ فعل سے کچھ اور ظاہر ہو اور قول سے کچھ اور ظاہر ہو۔ خدا تعالیٰ کے فعل میں ہم دیکھتے ہیں کہ ہمیشہ نرمی اور درگذر نہیں بلکہ وہ مجرموں کو طرح طرح کے عذابوں سے سزایاب بھی کرتا ہے۔ ایسے عذابوں کا پہلی کتابوں میں بھی ذکر ہے۔ ہمارا خدا صرف حلیم خدا نہیں بلکہ وہ حکیم بھی ہے اور اس کا قہر بھی عظیم ہے۔ سچی کتاب وہ کتاب ہے جو اس کے قانون قدرت کے مطابق ہے اور سچا قول الٰہی وہ ہے جو اس کے فعل کے مخالف نہیں ہم نے کبھی مشاہدہ نہیں کیا کہ خدا نے اپنی مخلوق کے ساتھ ہمیشہ حلم اور درگذر کا معاملہ کیا ہو اور کوئی عذاب نہ آیا ہو۔

جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصوروار کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص اس عہد کو جو اس نے بیعت کے وقت کیا تھا کسی پہلو سے توڑتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

یادرفتگان .... مرزا محمد الدین ناز

مرزا محمد یوسف صاحب نیّر

"پیارے عزیزم مرزا محمد یوسف صاحب نیّر مربی سلسلہ کی وفات کا بہت افسوس ہوا۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت فرمائے۔ آپ سلسلہ کے مخلص فدائی نوجوان مربی تھے ان کی وفات سے یقیناً جماعت کا نقصان ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو ایسے ہزاروں مخلص واقفین زندگی عطا فرمائے۔ آپ کی خدمات یقیناً قابل قدر ہیں اللہ تعالیٰ ان کی اہلیہ بچوں اور بہن بھائیوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ میری طرف سے سب کو دلی تعزیت اور ہمدردی کا پیغام اور بہت بہت سلام! اللہ تعالیٰ غم دور فرمائے اور صبر عطا فرمائے۔ اپنی پناہ میں رکھے۔ نماز جنازہ غائب (اللہ نے چاہا تو) پڑھا دوں گا"۔

یہ ہیں وہ پیارے اور بابرکت الفاظ جو مکرم برادرم مرزا یوسف صاحب نیّرؒ کی المناک وفات پر احقر انسان کے نام تعزیتی خط میں حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) نے ارشاد فرمائے اللہ تعالیٰ ان الفاظ مبارکہ کو پیارے فوت شدہ بھائی کے لئے محض اپنے فضل سے موجب شفاعت و مغفرت بنائے۔ اور پسماندگان کے لئے صبر و سکون اور سلامتی کا ذریعہ بناوے اور ہمیشہ اپنی پناہ میں رکھے!

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) نے پیارے عزیزم نیّرؒ صاحب کی نماز جنازہ غائب جلسہ سالانہ جرمنی کے پہلے روز مورخہ ۱۰۔ ستمبر ۱۹۹۳ء بروز جمعہ ناصر باغ میں ادا فرمائی۔

۲۸۔ اگست ۱۹۹۳ء کی تاریخ تھی۔ پیارا نیر اور ان کی اہلیہ محترمہ (نصرت جہاں صاحبہ بنت ڈاکٹر ریاض احمد صاحب کاہلوں حال امریکہ) قبل دوپہر ملنے کے لئے آئے۔ آنکھوں پر معمولی سوجن تھی۔ وجہ دریافت کی تو کہنے لگے بھائی جان! (۴ سال چھوٹے ہونے کی وجہ سے وہ مجھے اسی طرح پکارتے تھے) چند روز سے میرے دل میں زبردست تحریک اٹھی ہے کہ عمر ضائع جا رہی ہے اور عبادت میں کوئی ذوق پیدا نہیں ہو رہا۔ اس لئے خدا تعالیٰ سے اس کی سچی عبادت کی توفیق پانے کے لئے شب گداز گزرتی ہے اور آج رات تو غیر معمولی رقت طاری رہی۔ نماز کے بعد بہشتی مقبرہ گیا وہاں بھی ہر قبر پر جہاں جہاں دعا کی بڑی ہی رقت آمیز کیفیت رہی۔ یہ سوجن شاید اسی وجہ سے ہے۔ پھر ہاتھ دکھا کر کہنے لگے کہ بوڑھوں کی طرح جھریاں سی پڑ گئی ہیں۔ میں نے کہا خوش ہو کہ یہ بزرگی کی علامت ظاہر ہو رہی ہے۔

مجھے کیا علم تھا کہ آج یہ ہماری آخری گفتگو ہے اور خدا تعالیٰ سے یہ پیار کی لہر اسے اپنے دامن میں سمیٹ لے گی اور اگلے ہی روز ۲۹۔ اگست کو بوقت دس بجے وہ ہم کو سوگوار چھوڑ کر اللہ کو پیارے ہو جائیں گے۔ کاش یہ ملاقات لمبی ہوتی۔ کاش کچھ اور باتیں ہوتیں۔ علی الصبح تین بجے دل پر سخت حملہ ہوا۔ فوری طور پر ہسپتال پہنچایا گیا۔ لیکن خدا تعالیٰ کی رضا پوری ہوئی جس پر ہم بھی راضی ہیں۔

ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلاء ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

تین روز قبل ان کے بڑے لڑکے عزیزم مرزا داؤد احمد نے خواب میں دیکھا کہ گھر کے اوپر لگا اینٹینا ٹوٹ گیا ہے اور میں ٹھیک کر رہا ہوں۔ ناشتے کی میز پر اس نے یہ خواب سنائی تو کہنے لگے! بیٹا میری وفات کا وقت قریب ہے۔ میرے بعد گھر کی ذمہ داری کو احسن رنگ میں پورا کرنا۔

برادرم نیر صاحب ۱۹۴۹ء میں ورسیں ضلع ساہیوال میں پیدا ہوئے۔ بچپن کے ایام جوہر آباد اور قائد آباد میں گزرے میٹرک کی تعلیم بھی وہیں پائی۔ پھر جامعہ میں داخل ہوئے اور ۱۹۷۳ء سے بطور مربی سلسلہ خدمات بجا لا رہے تھے آپ کی پہلی تقرری سانگلہ ہل میں ہوئی بعد ازاں بہاولپور پتو کی ڈیرہ غازی خان کھاریاں میں حسب توفیق خدمت دین میں مصروف رہے جہاں جہاں رہے بڑے وقار سے رہے خصوصاً" طعام کے معاملہ میں بڑے محتاط تھے اور اپنے طعام کا خود انتظام کرتے رہے۔ تربیتی امور بڑی حکمت سے طے کرتے اور اس میں کوئی رعایت نہ برتتے۔ درس و خطبات کے لئے خوب تیاری کرتے اور بڑے ہی اثر انگیز اور دلنشیں پیرائے میں اپنا مفہوم ادا کرتے کہ دیر تک اس کی چاشنی باقی رہتی۔ تقریر کا ایک منفرد رنگ تھا۔ اور جس کو بھی سننے کا موقعہ ملا خوب سراہا۔ محترم پروفیسر چوہدری عبدالرشید صاحب غنی نے ایک روز مجھے بتایا کہ بیت ناصر میں کئی نکاح پڑھائے گئے لیکن نیر صاحب کے خطبہ نکاح کا لطف ہی کچھ اور تھا وہ انداز ہی منفرد تھا۔

جماعت کے دوستوں سے بڑی محبت اور پیار سے پیش آتے۔ انصار' خدام' لجنات اور اطفال کے پروگراموں میں بڑی دلچسپی سے حصہ لیتے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) کے دور میں کئی دفعہ خدام کے ساتھ سائیکل پر ہی ربوہ آئے اور دو تین دفعہ تو شعبہ خدمت خلق کے تحت سائیکل پر ہی لحافوں کے لئے روئی لے کر آئے۔ ہر جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف مربی کے مقام کو خود پہچانا بلکہ دوسروں کو اس کی معرفت دلائی اور ایک خاص اثر چھوڑ کر آئے۔ اس امر کا زیادہ تر اندازہ اس وقت ہوا جب مختلف جماعتوں سے احباب کرام تعزیت کے لئے آئے اور آپ کی محبت اور پیار اور خدمات کا تذکرہ فرمایا۔

رشتہ داری اور دوستی کے تعلقات کو بھی خوب نبھایا۔ دور کے رشتہ دار بھی آپ کو اپنا خیال کر کے اپنے مشوروں میں شریک کرتے۔ غریب رشتہ داروں کی ضرورتوں کو پورا کرتے۔ مالی امداد کرتے اور ہر عید پر تمام رشتہ داروں کے گھروں پر خود تحفے دینے جاتے۔ عائلی زندگی میں بیوی اور بچوں سے بڑی محبت تھی۔ ان کی ادنیٰ ادنیٰ خواہشوں کو خواہ کتنی ہی زحمت اٹھانا پڑتی' پورا فرماتے۔ لیکن یہ پیار تربیتی امور میں آڑے نہ آتا تھا۔ کبھی بھی گھر میں ٹیلیویژن پر فلم نہیں لگی۔ گھر میں کام کرنے والی خاتون وفات پر اتنا روئی کہ میرا بڑا خیال رکھتے تھے۔ ہر ضرورت پوری کرتے۔ ہمیشہ ہنس کر بات کرتے اور بہن کر کے مخاطب کرتے اور گھر کا فرد سمجھتے تھے۔ وفات سے چند روز قبل لاہور جانے کا اتفاق ہوا تو پرانے دوستوں میں سے ایک ایک کا پتہ معلوم کر کے ان سے مل کر آئے اور اس بات کا ان کی طبیعتوں پر گہرا اثر ہے۔

طبیعت میں ظرافت کا مادہ تھا۔ رشتہ داروں کی مجلس ہو یا دوستوں کی خوش گفتاری اور مزاح سے آس کو زعفران بنا دیتے۔ ایسی پر رونق شخصیت کہ نجی محفلوں میں ان کی عدم موجودگی کو شدت سے محسوس کیا جاتا تھا۔

وفات سے چند سال قبل نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ میں تعیناتی ہوئی یہاں بھی بڑے اخلاص اور روفا اور پوری ذمہ داری کے ساتھ خدمت دین بجا لاتے رہے۔ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے تعزیت کرتے ہوئے فرمایا "میرا بڑا پیارا مخلص اور باوفا ساتھی آج رخصت ہوا جتنی دیر دفتر میں میں موجود رہتا وہ بھی موجود رہتے اور پھر بسا اوقات میرے ساتھ مجھے گھر تک چھوڑنے آتے اور میں گھر میں داخل ہوتا تو وہ گھر جاتے۔ بیماری کے باوجود بڑی ہمت کے ساتھ مفوضہ امور سرانجام دیتے اور بڑی خوش اسلوبی سے ادا کرتے" آپ نے نماز جنازہ کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا۔ "مکرم برادرم مرزا یوسف نیر صاحب بے حد مخلص اور وقف کے تقاضوں کو کامل اطاعت و فرمانبرداری سے بجا لاتے تھے" کچھ عرصہ بعد نظارت اصلاح و ارشاد (شعبہ رشتہ ناطہ) میں کام کیا۔ کام کی بہتات کی وجہ سے کبھی شام کو اور کبھی رات گئے تک کام کرتے رہتے۔ کئی دفعہ توجہ دلائی کہ صحت کا خیال رکھو تو کہتے بھائی جان کام بہت ہے۔ آخری رات بھی تکلیف میں فیروز والہ سے آئے ہوئے مہمانوں کی خاطر رات دس بجے تک دفتر میں مصروف کار رہے اس طرح انہوں نے مجاہدانہ زندگی گزاری۔ مکرم شیخ محمد نعیم صاحب انچارج شعبہ رشتہ ناطہ نے بیان کیا کہ نیر صاحب ہر لحاظ سے مجھ سے سینئر تھے لیکن اطاعت اور فرمانبرداری میں مثالی کردار تھا کبھی اشارۃً بھی ایسا تاثر نہیں دیا جو مجھے محسوس ہو۔

میں تو انہیں چھوٹا بھائی سمجھتا رہا لیکن تعزیت کے لئے آئے ہوئے کثیر تعداد میں احباب کرام سے ان کی خوبیوں کا تذکرہ سن کر جہاں تعلقات کی وسعت کا اندازہ ہوا وہاں ان کے بڑے پن کا احساس بھی اجاگر ہوا ایک غیر از جماعت غریب ملازم نے بتایا کہ میرا بڑا خیال رکھتے تھے اور وہ واقعۃً "ان کی کرسی کے پاس کھڑے ہو کر روتے رہے۔ دار الصدر غربی کے ایک دوست نے بیان کیا کہ بیت لطیف میں جس روز یہ نماز پڑھاتے بڑا ہی لطف آتا۔ تلاوت میں ایک سوز تھا جو نماز میں لذت پیدا کر دیتا تھا۔ ایک واجب الاحترام ہستی اور بینک کے ایک افسر نے ایک جیسے جذبات کا اظہار فرمایا۔ کہ گو ہماری ان سے زیادہ شناسائی نہ تھی صرف کبھی کبھی علیک سلیک ہو جاتی تھی۔ لیکن ہمیشہ ذہن میں ان کے بارہ میں یہی تاثر ابھرا کہ "بڑا بیبا" وجود تھا۔

بہشتی مقبرہ میں تدفین کے دوران محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے بتایا کہ نفل ادا کرتے ہوئے صرف ایک جھلک نیر صاحب کی سامنے آئی وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہے تھے "میں تو ٹھیک ٹھاک ہوں آپ یونہی پریشان ہو رہے ہیں" خدا تعالیٰ کے بھی سوگواروں کی دلجوئی کے عجیب انداز ہیں۔ نیّرؒ صاحب کی خوشدامنہ مکرمہ منورہ صاحبہ کو جب امریکہ میں وفات کی اطلاع ملی تو رات کا وقت تھا۔ بے چینی میں دعا کرتے ہوئے سوئیں تو اللہ تعالیٰ نے جنازے کا نظارہ دکھایا۔ چاروں طرف بالائی سطح پر ہزاروں لوگ سفید کپڑوں میں ملبوس کھڑے ہیں اور درمیان میں گہرا صحن ہے اعلان ہوتا ہے کہ نیّر صاحب کا جنازہ آ رہا ہے اور وہ صحن بہت ہی منور ہے جب جنازہ آتا ہے تو ہزاروں لوگ پھول برساتے ہیں۔ اور وہ پھول چمکدار لڑیوں میں تبدیل ہو کر جنازے پر گرتے ہیں اور وہ جگہ بہت ہی روشن اور منور ہے۔ اس خواب کو خدا تعالیٰ نے ہماری دلجوئی کے لئے اسی دنیا میں تعبیر بخشی۔ گو بیت مبارک میں بھی جنازہ کے وقت پرانا مسقف احاطہ بھرا ہوا تھا۔ لیکن جلسہ سالانہ جرمنی ۱۹۹۳ء کے پہلے بابرکت روز نماز جمعہ پر عزیزم نیّرؒ صاحب کے جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان ہوا اور حضرت امام جماعت

باقی صفحہ ۷ پر

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ہیٹی پر حملہ کرنے کی امریکی وارننگ

ہیٹی کے فوجی حکمرانوں نے جمہوری حکومت کا تختہ الٹ کر ملک میں فوجی ڈکٹیٹر شپ قائم کر لی تھی۔ جس سے امریکہ سخت مضطرب ہوا۔ اور سفارتی کوششوں کی ناکامی کے بعد اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل سے اجازت حاصل کرکے اور سترہ دیگر ملکوں کو ساتھ ملا کر جن میں اسرائیل اور بنگلہ دیش بھی شامل ہیں' اب امریکہ ہیٹی پر حملہ کرنے لئے تیار بیٹھا ہے۔

امریکہ نے ہیٹی کو خبردار کیا ہے کہ اس پر کسی بھی وقت حملہ ہو سکتا ہے۔ امریکہ کے دو طیارہ بردار بحری جہاز کیریبین کے علاقے میں پوزیشنیں سنبھال چکے ہیں۔ امریکہ کے وائٹ ہاؤس کے چیف آف سٹاف لیون پانیٹا نے کہا ہے کہ ہیٹی کے حکمرانوں کے لئے اب بھی موقع ہے' (غالباً آخری موقع) کہ وہ حکومت چھوڑ کر جمہوریت بحال کردیں۔ اور اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو ان کے خلاف بہت جلد ایکشن کیا جائے گا۔ صدر امریکہ مسٹر کلنٹن عوام سے ایک خطاب کریں گے اور ہیٹی پر اپنے حملے کے لئے عوامی حمایت حاص کرنے کی کوشش کریں گے۔

امریکہ کی بھرپور کوشش یہ ہے کہ وہ ہیٹی پر حملہ کرنے کی بجائے اسے ڈرا دھمکا کر رام کر لے تاکہ حملے کے نتیجے میں کسی امریکی کی جان ضائع ہونے سے امریکہ میں جو شور اٹھ سکتا ہے اس سے بچا جا سکے۔ لیکن یہ دھمکیاں اتنی زیادہ مقدار میں دی گئی ہیں کہ اب امریکہ کو یہ دشواری ہو گئی ہے کہ ہیٹی کے حکمران ان دھمکیوں کو سنجیدگی سے نہیں لے رہے۔

ہیٹی جنوبی امریکہ کا ایک چھوٹا سا اور امریکہ جیسی عظیم سپرپاور کے مقابلے میں بے حیثیت سا ملک ہے اس کو فتح کرنے کے لئے امریکہ کو کسی خاص تردد کی ضرورت بھی نہیں پڑے گی۔ لیکن امریکیوں کا عمومی مزاج اب یہ بن چکا ہے کہ وہ اپنے فوجیوں کو کسی بھی بیرونی ملک میں فوجی آپریشن کے لئے بھجوانے سے ڈرتے ہیں اور اس مشکل کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔

امریکنوں کے دل و دماغ پر ابھی تک ویت نام کا بھوت چمٹا ہوا ہے۔ ویت نام بھی ایک چھوٹا سا معمولی سا اور بے حیثیت سا ملک تھا لیکن اس قوم نے گوریلا جنگ کے ذریعے امریکہ کو وہ ناکوں چنے چبوائے کہ امریکہ کو ذلت کے ساتھ وہاں سے بھاگنا پڑا۔ اور ہزاروں امریکیوں کی لاشیں اب بھی ویت نام کے گھنے جنگلوں میں دفن ہیں۔

اگرچہ اب کیمونزم کے زوال کے بعد صورت حال بدل چکی ہے اور حال ہی میں شمالی کوریا نے امریکی دھمکیوں کے آگے گھٹنے ٹیک کر اپنے ایٹمی پروگرام کو منجمد کرنے کا اعلان کر دیا تھا۔ واضح طور پر شمالی کوریا کے سامنے عراق کا عبرتناک حشر موجود تھا۔

ہیٹی پر حملہ کے لئے امریکہ نے ۲۴ بحری جہاز تیار کر لئے ہیں ان میں سے ۹ پہلے ہی ہیٹی کے گردونواح میں سمندری پانیوں میں موجود ہیں۔ اور یہ اپنے آپریشن کے لئے تیار کھڑے ہیں۔ ہیٹی کے خلاف تجارتی اور اقتصادی پابندیاں پہلے ہی عائد کی جا چکی ہیں اور امریکی بحری جہاز ان پابندیوں پر عمل درآمد کی نگرانی بھی کر رہے ہیں لیکن ہیٹی کے فوجی حکمرانوں پر ان پابندیوں کا کوئی اثر نہیں ہوا۔

امریکہ کی طرف سے بحری کے علاوہ بری اور فضائی افواج کی تفاصیل بھی جاری کی جا رہی ہیں جو ہیٹی پر حملہ کریں گی۔

مبصرین کا کہنا ہے کہ امریکی صدر اس حملے کی منظوری کانگرس سے حاصل نہیں کریں گے۔ اس وقت ان کے مخالف ری پبلیکن پارٹی کے سینیٹرز اور ان کی اپنی ڈیموکریٹک پارٹی کے بعض سینیٹرز بھی اس معاملے میں ان کی مخالفت کر رہے ہیں۔

دوسری طرف امریکہ کے عوام سے جب مختلف سروے رپورٹوں کے ذریعے پوچھا گیا کہ کیا وہ حملے کے حق میں ہیں تو انہوں نے اس کی بھاری اکثریت سے مخالفت کی ہے۔ جب امریکی منصوبہ سازوں سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ امریکی عوام کی روایت یہ ہے کہ جب کسی معاملے میں فوج ملوث ہو تو امریکی عوام اپنے صدر پر اعتماد کرتے ہیں۔ اور اگر صدر نے حملہ کا قطعی فیصلہ کر لیا تو امید ہے کہ امریکی عوام اس کی حمایت کریں گے۔

ہیٹی کے موجودہ حکمرانوں نے ملک کے پہلے جمہوری طور پر منتخب صدر مسٹر ارسٹائیڈ کو جو ۳۰ ستمبر ۱۹۹۱ء کو منتخب ہوئے برطرف کر دیا تھا۔ اور اس کے بعد سے اب تک امریکی ذرائع کے مطابق کم از کم ۴ ہزار افراد فوجی حکمرانوں کے ذریعے ہلاک ہو چکے ہیں۔

☆○☆

ایٹمی مواد کی سمگلنگ کا مسئلہ

جرمنی سے ایٹمی مواد کی سمگلنگ کے مسئلہ نے یورپ اور امریکہ کو خاصا پریشان کر رکھا ہے۔ لیکن خود یورپی ممالک اس مسئلے کو حل کرنے کی کوششوں میں متحد نہیں ہیں۔ یورپی یونین کے دو ممالک برطانیہ اور فرانس اس مسئلے کو حل کرنے کی جرمنی کی کوششوں سے متفق نہیں ہیں۔

موجودہ سال کے ایٹمی مواد کی سمگلنگ کے واقعات سے پیشتر جرمنی میں ۱۹۹۱ء میں اس سمگلنگ کے ۴۱ واقعات ہوئے' ۱۹۹۲ء میں ۱۵۸ واقعات اور ۱۹۹۳ء میں ۲۴۱ واقعات ہوئے۔ یہ ایٹمی مواد سابق سوویٹ روس کی ریاستوں سے جرمنی کے راستے سمگل ہو رہا ہے۔ کیمونزم کے زوال اور سوویٹ روس کی ٹوٹ پھوٹ کے بعد یہ مسئلہ سامنے آیا کہ بھاری مقدار میں ایٹمی مواد سابق روس کی نو آزاد ریاستوں میں موجود تھا۔ جو سرد جنگ ختم ہونے کے بعد ان ممالک کے لئے بے کار تھا۔ پھر خاموشی سے اس مواد کو سمگل کرنے کی اطلاعات ملنی شروع ہوئیں اس ضمن میں پاکستان پر بھی الزام لگایا گیا کہ یہ مواد سمگل ہو کر پاکستان بھی پہنچا ہے۔ تاہم اس الزام کی تصدیق نہ ہو سکی۔

برطانیہ اور فرانس اس معاملے کو سنجیدگی سے نہیں لے رہے۔ برطانیہ تو اسے کوئی خاص مسئلہ ہی نہیں سمجھ رہا۔ یہ دونوں ممالک ٹھوس عملی اقدامات کی بجائے ابھی صرف یہ چاہتے ہیں کہ یہ معلوم کیا جائے کہ کیا واقعی مسئلہ زیادہ گھمبیر اور توجہ طلب ہے بھی یا نہیں۔ جرمنی نے کہا تھا کہ اس مسئلے پر قابو پانے کے لئے کثیر الملکی منصوبہ بنا کر اس پر عمل کیا جائے لیکن برطانیہ اور فرانس کو جو دونوں ایٹمی طاقتیں ہیں اس سے اتفاق نہیں ہے۔

☆○☆

اسرائیل فلسطین نیا معاہدہ

اسرائیل اور فلسطین نے باہمی امن معاہدہ کی پہلی سالگرہ ایک اور معاہدہ کر کے منائی۔ ناروے کے دارالحکومت اوسلو میں اسرائیل کے وزیر خارجہ مسٹر شمعون پیریز اور فلسطینی تنظیم آزادی کے سربراہ نے ایک معاہدے پر دستخط کئے۔ اس پندرہ نکاتی معاہدے میں تشدد ختم کرنے اور باہمی تعاون کو مزید بڑھانے پر اتفاق کیا گیا۔

دونوں فریقوں نے اتفاق کیا کہ وہ اپنے باہمی اختلافات ان ممالک کے سامنے نہیں لائیں گے جو فلسطین کی تعمیر نو کے لئے امداد دے رہے ہیں۔ بلکہ باہمی کوشش سے اپنے مسائل کو حل کریں گے۔ اوسلو ڈیکلریشن میں فلسطینی خود مختار علاقوں غازہ میں ترقیاتی کاموں کی حمایت کی گئی۔

بتایا گیا ہے کہ امداد دینے والے ممالک کی ایک کانفرنس بہت جلد یعنی آئندہ ہفتے منعقد ہو گی۔ پی ایل او نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ٹیکس جمع کرنے کے نظام کو موثر بنائے گی تاکہ غیر ملکی امداد پر انحصار کم کیا جا سکے۔ اور اس طرح اپنے وسائل کو ترقی دے کر رفتہ رفتہ غیر ملکی امداد کو کم سے کم تر کر دیا جائے۔

تازہ امن سمجھوتے پر دستخط ایک ثقافتی تقریب میں کئے گئے۔ یعنی دستخطوں کے بعد ناچ گانا اور موسیقی کا پروگرام پیش کیا گیا۔ یہ اپنی نوعیت کی واحد مثال ہے کہ امن سمجھوتے پر دستخط ایک محفل موسیقی میں کئے گئے۔

بوسنیا کروٹس فیڈریشن

چھ ماہ قبل بوسنیا اور کروشیا کے درمیان ایک فیڈریشن کے قیام کا جو اعلان کیا گیا تھا وہ اب ناکامی سے دوچار ہوتا نظر آ رہا ہے چنانچہ کروشیا اور بوسنیا کے صدر صاحبان نے باہمی ملاقات کر کے اس فیڈریشن کو زندہ رکھنے کی کوشش کی ہے۔

کروشیا کے دارالحکومت میں جس وقت یہ سربراہ ملاقات ہو رہی تھی اس وقت بوسنیا کی سرحد پر ۱۰۰ کلومیٹر کے علاقے میں جنگ پھیل چکی تھی اور بوسنیا نے دعویٰ کیا تھا کہ انہوں نے ۶۰ سربوں کو ہلاک کر کے ان کا حملہ پسپا کر دیا ہے

کروشیا اور مسلم بوسنیا کے درمیان فیڈریشن کا قیام امریکہ کے ذریعے ہوا تھا۔ لیکن اس کے بعد اس میں نمایاں پیش رفت نہ ہو سکی۔ باہمی حکومت کا ڈھانچہ اور اقتصادی تعلقات کے علاوہ ہزاروں لاکھوں پناہ گزینوں کے معاملے پر بھی کوئی بہتری نہیں ہوئی۔

دونوں ملکوں کی فوجوں کی باہمی کمانڈ بھی قائم کی گئی تھی لیکن ان کے درمیان اعتماد کا فقدان تھا اور دونوں فوجیں ایک دوسرے سے الگ الگ رہیں۔ مسلمانوں کو یہ خوف ہے کہ کروشیا کی افواج صرف اپنے علاقے واپس لینے کے لئے جنگ کریں گی اور تمام فیڈریشن کے لئے نہیں لڑیں گی۔

بوسنیا میں جنگ کا سلسلہ اپریل ۱۹۹۲ء میں اس وقت شروع ہوا تھا جب کروٹس اور مسلمانوں نے سابق یوگوسلاویہ سے علیحدہ ہو کر ایک الگ ملک بننے کا اعلان کیا تھا۔ سربوں نے اسے بغاوت قرار دیا اور مسلمانوں اور کروٹس کے خلاف جنگ چھیڑ دی۔ اب تک ایک اندازے کے مطابق ۲ لاکھ افراد ہلاک ہو چکے ہیں یا گم شدہ ہیں اور سرب ملک کے ۷۰ فیصد علاقے پر قبضہ کر چکے ہیں۔

تاہم اب مسلمان سنبھل گئے ہیں اور حال ہی میں بوسنیا کے وزیر اعظم نے اعلان کیا تھا کہ اب ہمارا وجود ختم ہونے کے خطرات ٹل گئے ہیں اور اب ہم ظالموں کو قرار واقعی سزا دے کر ہی چھوڑیں گے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ اور یہ بدنصیب مسلمان خطہ امن کی بہاریں دیکھ سکے۔

حافظ مظفر عمران

درہ مزینو کی ٹریکنگ

"دی ماؤنٹینئرز" کلب کے چھ ممبران پر مشتمل ٹیم امسال اپنا ٹریک بفضل تعالیٰ کامیابی سے مکمل کرنے کے بعد ۱۴ اگست کو بخیریت واپس پہنچ گئی ہے۔

مشدل گلی (۱۹۹۲ء) اور شنڈر پاس (۱۹۹۳ء) کے بعد ۱۹۹۴ء کے لئے کلب کا انتخاب درہ مزینو تھا۔ یہ ٹریک دنیا بھر میں مشہور ہے اور اس ٹریک کو دوران تکنیکی مہارت اور تکنیکی سامان کا استعمال بنیادی ضرورت ہے۔ کلب کے دو ممبران حافظ مظفر عمران اور عبدالقدوس ربوہ میں ہونے والے پہلے راک کلائمبنگ کورس زیر انتظام The Adventure Club Pak میں شامل ہو کر بنیادی تربیت حاصل کر چکے تھے۔

اس ٹریک کے لئے ٹیم شاہراہ قراقرم پر بگلوٹ سے ترشنگ گاؤں براستہ استور بذریعہ جیپ پہنچی۔ ٹیم نے نانگا پربت (8125M) کے دامن میں واقع اس قصبے سے ٹریک کو شروع کرنے کے بعد ٹیگیری (نانگا پربت بیس کیمپ) مزینو بیس کیمپ، مزینو ہائی کیمپ، لوئبہ، دیا مرگ کے مقامات پر کیمپ کرتے ہوئے چھ دن میں بنزداس کے مقام پر دوبارہ شاہراہ قراقرم پر اس مہم کا اختتام کیا۔ ٹیم نے ۱۷۶۴۰ فٹ بلند درہ مزینو عبور کیا۔ جب کہ ٹریک کا مشکل ترین حصہ درہ عبور کرنے کے بعد آتا ہے جہاں پر برف کی عمودی ڈھلوان پر رسی کی مدد سے اترا جاتا ہے اور یہ علاقہ برفانی دراڑوں (craves) کی کثرت کے باعث انتہائی خطرناک ہے۔ ٹیم شاہد اسلام بھٹی، حافظ مظفر عمران، عبدالقدوس، حافظ خالد محمود، عابد محمود اور منیر احمد خان پر مشتمل تھی۔

کلب ہذا مجلس صحت پاکستان کے تعاون کا بہت مشکور ہے۔ اس سلسلے میں مکرم و محترم چوہدری محمد علی صاحب، مکرم میجر عبدالقادر صاحب اور مکرم میجر شاہد سعدی صاحب کی خصوصی سرپرستی کے باعث اس ٹریک کی تکمیل ممکن ہو سکی۔ جب کہ مکرم و محترم چوہدری منیر نواز صاحب ایگزیکٹو ڈائریکٹر شاہ تاج شوگر ملز نے کلب کی خصوصی مالی اعانت فرمائی۔ ہم کلب کی طرف سے ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

بقیہ صفحہ ۵

(الرابع) نے از راہ شفقت و ترحم بعد نماز جمعہ نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ اور اس طرح جلسہ سالانہ میں آئے ہوئے ہزاروں احباب کرام نے پیارے نیر صاحب پر دعاؤں کے پھول برسائے۔ اللہ تعالیٰ ان پھولوں کو ان کی ابدی جنت کی زینت بنادے اور پسماندگان کو صبر و رضا اور ان سے بڑھ کر اخلاص و وفا کی نعمت سے نوازے۔

بقیہ صفحہ ۳

اگر حمل کے دوران سورج یا چاند گرہن جاتا ہے تو قطعاً خوف زدہ نہ ہوں۔ مالک کائنات نے آپ کی حفاظت کے تمام سامان اپنے ذمہ لئے ہوئے ہیں بہر حال ایسے موقعہ پر غیر ضروری کاموں میں مصروف نہ ہوں۔ آرام سے لیٹ جائیں اور دعا میں مصروف رہیں۔ یہ آپ کے لئے ہی ضروری نہیں بلکہ ہر ذی بشر کے لئے ایسے موقعہ پر ایسا کرنے کا حکم ہے۔ زمین و آسمان کی طبعی حالتوں میں ایسی طبعی تبدیلیاں آ رہی ہوتی ہیں کہ کسی وقت بھی کوئی حادثہ پیش آسکتا ہے۔ خدا نہ کرے۔

☆○☆

دِل کی امراض

دردِ دل، دھڑکن، دل گھٹنا، سانس پھولنا اور خون کی نالیوں کی جملہ امراض کا فوری علاج

ہارٹ کیوریٹو سمیل

HEART CURATIVE SMELL

کے سونگھنے سے کیا جا سکتا ہے۔ ہارٹ سپیشلسٹ ڈاکٹرز اپنے 50 فیصد مریضوں کو ادویاتی علاج کے ساتھ HEART CURATIVE SMELL سونگھنے کیلئے دے کر اس زود اثر اور بے ضرر مقوی دل خوشبو HEART TONIC SMELL کے مثبت POSITIVE اثرات کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اس غرض کیلئے فری سیمپل طلب فرمائیں۔

میڈیکل اور نان میڈیکل کا روبار کرنے والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعایت کے ساتھ (WITH MONEY RACK GUARANTEE) فروخت کر سکتے ہیں۔

قیمت پاکستان میں 20.00 روپے فی سمیل۔ ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) 10.00 روپے

ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5 $ مع ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کیلئے ریٹ الگ الگ)

روزمرہ استعمال کی 7 مختلف سمیلز کا خوبصورت پرس 150 روپے میں دستیاب ہے۔

لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔

موجد: ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر

آر ایم پی۔ ایم اے۔ ایل ایل بی۔ فاضل عربی۔

مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ

بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن

پیشکش: کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان

فون سیلز 211283، آفس 771، کلینک 606

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب مربی سلسلہ اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ آف چک ۳۸ جنوبی ضلع سرگودھا حال مقیم کینیڈا کچھ عرصہ قبل جرمنی آئے تھے وہاں ان پر ہارٹ اٹیک کے دو شدید حملے ہوئے ہیں جرمنی میں ہی زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ بیگماں صاحبہ اہلیہ مکرم میاں سراج دین صاحب بھیرہ ۹۴-۸-۳۰ کو مختصر علالت کے بعد فضل عمر ہسپتال ربوہ میں انتقال کر گئی ہیں۔ ان کی عمر ۹۵ سال تھی۔ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں نماز جنازہ پڑھائی۔ موصیہ ہونے کی بناء پر بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کرائی۔ احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان دار القضاء

○ (مکرم شفقت رسول صاحب بابت ترکہ مکرم غلام رسول صاحب)

مکرم شفقت رسول صاحب مکان نمبر ۲۱/۷ دار الصدر غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم چوہدری غلام رسول صاحب وصیت نمبر ۶۹۷۳، قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں ان کے نام پلاٹ A/7-21 محلہ دار الصدر غربی برقبہ ایک کنال الاٹ شدہ ہے۔ یہ پلاٹ جملہ ورثاء کی باہمی رضامندی سے صرف دو ورثاء میں درج ذیل تفصیل کے مطابق تقسیم کر دیا جائے۔

۱۔ مکرم محمود احمد صاحب۔ ساڑھے سترہ مرلے
۲۔ محترمہ زینب بی بی صاحبہ۔ اڑھائی مرلے

دیگر ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ محترمہ زینب بی بی صاحبہ (بیوہ)
۲۔ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب (بیٹا)
۳۔ مکرم شفقت رسول صاحب (بیٹا)
۴۔ مکرم صداقت رسول صاحب (بیٹا)
۵۔ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ (بیٹی)
۶۔ محترمہ ذکیہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
۷۔ محترمہ محسنہ باری صاحبہ (بیٹی)
۸۔ محترمہ مبارکہ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

شکریہ احباب و درخواست دعا

○ مکرمہ مبارکہ شوکت صاحبہ بیگم محترم حافظ قدرت اللہ صاحب لندن سے تحریر فرماتی ہیں۔ میرے شوہر محترم حافظ قدرت اللہ صاحب (مجاہد انگلستان ہالینڈ و انڈونیشیا) کی وفات پر ان گنت عزیز و اقارب، کرمفرماؤں اور آپ کے مداحوں نے اس عاجزہ کے ساتھ اظہار تعزیت کیا۔ میرے غریب خانہ پر بھی تشریف لائے۔ بذریعہ فون بھی تعزیت فرمائی۔ اور بذریعہ خطوط بھی ہمارے رنج اور دکھ اور غم کو ہلکا کیا۔ یہ عاجزہ معذرت خواہ ہے کہ تمام کرمفرماؤں کو فرداً فرداً ان کی تعزیت پر تحریراً ان سب کا شکر ادا کرنا ممکن نہیں۔ بذریعہ اخبار الفضل یہ عاجزہ سب بہنوں اور بھائیوں کی شکر گزار ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جزائے خیر سے نوازے۔ آپ سب دوستوں سے درخواست ہے کہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

بقیہ صفحہ ۱

جزا رکھتا ہے لیکن دراصل وہ بھی اس کا احسان اور انعام ہی ہے۔

غرض انسان کو جو اجر بھی ملتا ہے وہ سب خدا کی طرف سے انعام اور احسان ہوتا ہے اگر کوئی انسان اس پر بے جا فخر کرے اور دوسروں پر جن کو وہ چیز نہیں ملی ہوتی ہنسی اور ٹھٹھا کرے تو پھر اس سے بھی وہ چھین لی جاتی ہے۔ دیکھو ایک بچہ کو کوئی مٹھائی یا کوئی اور ایسی چیز دی جائے جس کا دوسرے بیمار بچے کو دینا مناسب نہ ہو۔ اور وہ بچہ اس بیمار کے پاس جائے اور اس کو وہ چیز دکھا دکھا کر چڑائے اور رلائے تو ماں باپ ہرگز یہ پسند نہیں کریں گے کہ اس کے پاس وہ چیز رہنے دیں۔ بلکہ اس سے فوراً چھین لیں گے۔ تاکہ دوسرے بچے کو تنگ نہ کرے۔ اسی طرح اگر کسی شخص کو خدا تعالیٰ نے کوئی درجہ یا مرتبہ دیا ہو۔ یا کوئی اور انعام اس پر کیا ہو۔ اور وہ اس پر فخر کر کے اللہ تعالیٰ کی دوسری مخلوق کو چڑائے اور ان کی تذلیل و تحقیر کرے۔ تو خداوند کریم بھی جو اپنی مخلوق کے ساتھ ماں باپ سے بھی کہیں زیادہ محبت اور پیار رکھتا ہے اس سے اپنے انعام واپس لے لیتا ہے تاکہ وہ اس کی مخلوق کی تحقیر نہ کر سکے۔

(از خطبہ ۱۶۔ مارچ ۱۹۱۷ء)

خبریں

ربوہ : 18- ستمبر-1994ء
گرمی کی شدت میں کمی ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ بلی تھیلے سے باہر نکالیں۔ اگر میرے انٹرویو کی کیسٹ ہے تو سامنے کیوں نہیں لائی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایٹم بم کے بارے میں واضح بیان دیا ہے۔ ڈر کس بات کا ہے۔ اسلام آباد مارچ کی کال دی جائے گی تو عوام سر پر کفن باندھ کر میدان میں نکل آئیں گے۔ اگر حکومت کو ہڑتال کی ناکامی کا یقین ہے تو پھر پریشانی کیسی؟

○ حکومت نے نواز شریف کے انٹرویو کی ٹیپ حاصل کرلی ہے۔ حکومت اس پر غور کر رہی ہے کہ ٹیپ سنانے کے لئے پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس بلایا جائے۔ امریکی مبصرین نے کہا ہے کہ نواز شریف عدالت میں جانے کی دھمکی دیتے ہیں اور نہیں جاتے۔ تو اس کا مطلب ہوا کہ وہ کیس ہار گئے ہیں۔ واشنگٹن پوسٹ کے خصوصی نامہ نگار کامران خان پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ ان کے پاس اس انٹرویو کا ثبوت موجود ہے۔ اس کی آڈیو کیسٹ ان کے پاس اور واشنگٹن پوسٹ کے دفتر میں موجود ہے۔ امریکی ذرائع ابلاغ نے کہا ہے کہ نواز شریف صرف قانونی کارروائی کرکے اپنا موقف درست تسلیم کرا سکتے ہیں۔

○ نواز شریف نے کہا ہے کہ کامران خان کا کیسٹ کی موجودگی کا دعویٰ بے بنیاد لگتا ہے۔ ہالی وڈ میں امریکہ کی بعض اہم شخصیات کی آواز سے ملتی جلتی آواز تیار کرنے کی مثالیں موجود ہیں۔ سونوگرافی کے ذریعے اصلی یا جعلی ہونے کا پتہ چلایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ واشنگٹن کی عدالت میں دعویٰ کر رہے ہیں جس میں کامران خان کو بھی پیش ہونا پڑے گا۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ فوج کو بدنام کرنے کی گہری سازش ہو رہی ہے۔ اس کی کڑیاں امریکہ جاکر ملتی ہیں۔ کامران خان اس مرکزی کردار کا ریموٹ کنٹرول مہرہ ہے۔ کامران خان اور اس کے محسنوں کا اصل ہدف افواج پاکستان کی کردار کشی ہے۔ کامران کا پہلا وار جنرل کی آصف کی موت کا سکینڈل تھا' پھر اس نے مجھے مہران سکینڈل میں ملوث کیا۔ انہوں نے کہا کہ جان اینڈرسن نے اس خبر کی اشاعت سے دو دن قبل مجھے دہلی سے فون کیا تھا میں نے اس الزام کی سختی سے تردید کی۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری ترکی سعودی عرب اور کویت کے دورے پر روانہ ہوگئے ہیں۔ وہ ان ممالک سے کشمیر کے بارے میں جنرل اسمبلی میں پیش ہونے والی قرارداد پر حمایت حاصل کریں گے۔

○ کراچی میں امام مسجد سمیت آٹھ افراد کی ہلاکت کے بعد خون ریز ہنگامے ہونے سے مزید ۲۶۔ افراد زخمی ہوگئے۔ شہر میں ہنگاموں کی تازہ لہر کے بعد فوج نے پھر کنٹرول سنبھال لیا۔ بکتربند گاڑیوں نے گشت کرنا شروع کردیا ہے۔ ہلاک ہونے والوں میں ایم کیو ایم الطاف گروپ کا ایک رکن بھی شامل ہے۔ کورنگی لانڈھی' ملیر' نیو کراچی' ناظم آباد' لیاقت آباد' اور فیڈرل بی ایریا سمیت متعدد علاقوں میں فائرنگ ہوتی رہی۔ زخمیوں میں سے دو کی حالت نازک ہے۔ دو درجن افراد کو گرفتار کرلیا گیا۔ لوگ گھروں میں محصور ہو کر رہ گئے۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ۲۰۔ ستمبر کو زبردستی ہڑتال کرانے والوں کے خلاف سخت کارروائی ہو گی۔ حکومت جمہوری تقاضے پورے کرے گی لیکن اختلاف رائے کی آڑ میں ملکی سیاست اور وقار کو داؤ پر لگانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

○ ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں وزیر اعظم کو بتایا گیا کہ کسی بڑی تنظیم نے ہڑتال میں شرکت کی حمایت نہیں کی۔

○ پریم یونین سمیت ۲۰۰۔ سے زائد کلرک' ٹرانسپورٹرز اور مزدور تنظیموں نے ہڑتال مسترد کردی ہے۔ سینکڑوں تنظیمیں پیپلز پارٹی کی حامی ہیں۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ اصلی تماشا شروع ہو گیا ہے۔ لوگ گھروں میں بیٹھیں یا صرف کھڑکیوں سے جھانکیں۔ گھروں اور دفتروں کی چھتوں پر اذان دینے کا وقت آگیا ہے۔ میں بہت پہلے سے ہڑتال پر ہوں اور اپنا سر بچائے ایک طرف بیٹھا ہوں۔ انہوں نے تینوں مسلم لیگوں کے ادغام تمام کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ تینوں لیگوں کے منشور کے مطابق کونسلروں کا اجلاس بلایا جائے اور اتفاق رائے سے عہدیدار منتخب کرلئے جائیں تو میں اس کا پابند ہوں گا۔

○ وفاقی وزیر مسٹر خالد کھرل نے بتایا ہے کہ اگر اپوزیشن نے دکانیں زبردستی بند کرنے کی کوشش کی تو پوری سختی سے نمٹیں گے۔

○ حکومت نے خبردار کیا ہے کہ ۲۰۔ ستمبر کو ہڑتال میں شریک ہونے والے ایوان صنعت و تجارت کے خلاف کارروائی ہوگی۔ کسی بھی ایوان صنعت و تجارت کو ہڑتال کے پلیٹ فارم کے طور پر استعمال کیا گیا تو وزارت تجارت کارروائی کرے گی اور اس پر سرکاری ایڈمنسٹریٹر لگا دیا جائے گا۔ ایس ایم منیر نے اپنے ادارے کی ہڑتال میں شریک نہ ہونے کی یقین دہانی کرادی۔

○ حکومت نے ہڑتال میں شریک ہونے والے صنعتکاروں اور تاجروں کے کھاتے از سر نو کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاجروں کو نوٹس جاری کئے جائیں گے ٹیکسوں کی وصولی تیز کر دی جائے گی اور کوئی رعایت نہیں کی جائے گی۔

○ صوبہ سرحد کے اپوزیشن رہنماؤں نے کہا ہے کہ حکومتی ایجنسیوں نے اپوزیشن کی ہڑتال کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کی تو مزاحمت کریں گے۔ انہوں نے دھمکی دی کہ اگر ایجنسیوں نے حکومت اپوزیشن محاذ آرائی میں کسی کی طرفداری کی تو آہنی ہاتھ سے نبٹیں گے۔

○ مرکزی جمیعت اہلحدیث نے ۲۰۔ ستمبر کی ہڑتال میں شرکت کا فیصلہ کرلیا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر منظور احمد وٹو کا طیارہ بادلوں میں پھنس گیا۔ طیارے کو ہنگامی طور پر جہلم میں اتار لیا گیا۔ بعد ازاں وزیر اعلیٰ بذریعہ کار لاہور پہنچے۔

○ بین الاقوامی پارلیمانی کانفرنس کوپن ہیگن میں کشمیر کے ذکر پر بھارتی وفد نے احتجاج کیا۔ بھارتی وفد کے احتجاج پر پاکستان کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی ایک بار پھر اٹھ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے مقبوضہ کشمیر میں اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق استصواب رائے کی ضرورت پر زور دیا۔ مسٹر گیلانی نے کہا کہ کانفرنس کو انسانی حقوق کے مسئلے پر جرات مندانہ موقف اختیار کرنا ہو گا۔ انہوں نے بین الپارلیمانی یونین سے کہا کہ وہ انسانی حقوق کے احترام کے لئے بین الاقوامی کوششوں میں اپنا کردار ادا کرے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ بے نظیر نے اپوزیشن کے دباؤ کے باوجود مسئلہ کشمیر پر عالمی حمایت حاصل کرنے کا بیڑہ اٹھالیا ہے۔ صدر لغاری نے بھی اس سلسلے میں مہم شروع کر دی ہے۔ حکومت کو احساس ہے کہ اقوام متحدہ کے پلیٹ فارم سے مسئلہ کشمیر اٹھانے کی کوششیں اگر ناکام ہوگئیں تو اندرون ملک اس کی مقبولیت پر اثر پڑے گا۔

○ واشنگٹن پوسٹ نے کہا ہے کہ ہم نواز شریف کے خلاف مقدمہ درج کرا سکتے ہیں۔ ابھی تک ہمیں ان کی طرف سے کوئی نوٹس نہیں ملا۔

○ دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ اس بات کی تصدیق ہو گئی ہے کہ اپوزیشن لیڈر میاں نواز شریف نے امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ کو انٹرویو دیا تھا۔

○ وفاقی اینٹی کرپشن کمیٹی کے چیئرمین ملک محمد قاسم نے کہا ہے کہ نواز شریف کے خاندان نے دو سال میں قومی خزانے کو ایک ارب سترہ کروڑ روپے کا نقصان پہنچایا۔ میں نے وزارت قانون سے کہا کہ قومی خزانہ لوٹنے والوں کو ہمیشہ کے لئے نااہل قرار دینے کا قانون بنایا جائے۔

○ پاکستان نے بوسنیا میں اپنا سفارت خانہ کھولنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔

ربوہ میں بجلی بند رہے گی

○ محکمہ بجلی کے اعلان کے مطابق درج ذیل پروگرام کے مطابق ربوہ میں بجلی بند رہے گی۔

۹۴-۹-۱۹- صبح ۸ بجے تا ۱۲ بجے تک
۹۴-۹-۲۱- صبح ۸ بجے تا ۱۲ بجے تک
۹۴-۹-۲۴- صبح ۸ بجے تا ۱۲ بجے تک

کرایہ کیلئے دکانیں خالی ہیں

اقصیٰ روڈ پر بوٹا مارکیٹ میں چند دکانیں کرایہ کیلئے خالی ہیں۔ خواہشمند حضرات خاکسار سے رابطہ کریں۔

چوہدری نسیم احمد ابن چوہدری محمد بوٹا
معرفت ابرار کلاتھ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ
مکان ۴/۱ محلہ دارالرحمت غربی ربوہ

پتہ

اکسیر موٹاپا 30/-	ہمدرد نسواں (حبوب اٹھراء) 15/-	دوائی فضل الٰہی بلائے اولاد نرینہ 150/-	زوجام عشق 600/-	اکسیر لیکوریا کیپسول 30/-	کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 15/-	سفوف اکسیر شوگر 30/-	جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ فون: 659